تصویر

مفکر احرار چودھری افضل حق ؒ

کون ایسا باکمال مصور ہے جو اپنے موقلم کی جنبشوں سے نواح عرب کے ایک پاکباز نوجوان کی تصویر کھینچے جس کی حیا سے دنیا پارسائی کا سبق لے۔ جس کے لب قہقہہ سے ناآشنا ہوں، جس کا ہلکا تبسم اندھیرے کو اجالا کردے۔ ہاں مصور! رنگوں کی آمیزش میں اعتدال پیدا کر تاکہ پاک صورت میں نیک سیرت اس طرح جھلکتی نظر آئے کہ یہ تصویر نور کا جلوہ دکھائی دے۔ چہرے کے نقوش قلب کی بہترین کیفیتوں کے آئینہ دار ہوں۔ روئے روشن سے فاتح کی شان پیدا ہو مگر نشان تکبر ہویدا نہ ہو۔ وہ اہل دنیا کو دکھوں میں مبتلا دیکھ کر اندوہگیں نظر آئے مگر زمانے کی تلخیوں سے بسر کہ جبیں نہ ہو۔

کوئی ایسی تصویر بنا جو مادیت کی آلودگیوں سے پاک ہو اور اس پر وجدانی کیفیت اور روحانی سکوت طاری ہو لیکن اس پر عمل سے عاری اور عزم سے خالی انسان کا گمان نہ ہوسکے بلکہ اس کے سکوت میں ہنگامے ہوں۔ اس کے دلکشا تیوروں میں مشکل کشائی کے ارادے چھپے ہوں۔ وہ سادہ لباس میں ہو مگر آنکھوں میں قناعت کی کائنات بھری ہو۔ اس کی بھرپور جوانی اور متناسب اعضا اور محتاط عادات محفوظ زندگی کی شہادت دیتے ہوں۔

قد درمیانہ ہوتا کہ نہ وہ کسی کو کم تر سمجھے اور نہ کوئی اسے حقارت سے دیکھے۔ اس کے رنگ میں اعتدال ہوتا کہ افریقہ کے کالے اور یورپ کے گورے کے لئے اس میں محبوبیت ہو اور دنیا کا نقشہ اس کے پاؤں تلے اس طرح بچھا رکھا ہو کہ رحمت کی ہواؤں سے اس کا دامن کرم اڑتا اڑتا تمام عرب و عجم کو اپنے سائے میں لے لے۔

مصور! حسن متین کی ایسی دلآویز تصویر بنا کہ جو دیکھے کہے کہ یہ سب سے بڑے صناع کی افضل ترین مخلوق ہے۔

قید جہت سے آزاد ایک آواز سنائی دی کہ اے مصور کے متلاشی! غور تو کر کہ نام نہاد مسلمانوں نے اپنے سجدوں کے لئے پہلے ہی لاکھوں آستانے تلاش کر رکھے ہیں۔ اگر تیرے ممدوح کی تصویر جائز ہوتی تو کون عقیدت مند تصویر جاناں، در بغل نہ رہتا اور حاجت روائی کے لئے اس تصویر کے سامنے دن میں ہزار بار سجدے نہ کرتا۔ اس زمانے میں ماسوئی پرستی کا یہ حال ہے کہ دست رحمت ہی سنبھالے تو کوئی سنبھل سکتا ہے۔ اگر تیرے محبوب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر حرام نہ کردی جاتی تو یہ دنیا کا بہت بڑا فتنہ ثابت ہوتا۔

جوانی زندگی کی شگفتہ بہار ہے۔ تقریٔ چاندنی کی سرمستی و سرشاری میں حسن دعوت لطف اندوزی دیتا ہے۔ اس زہد شکن موسم میں توبہ بھی پیغمبری ہے لیکن اس کی سہانی راتوں کی لطیف رعنائیوں سے اثر پذیر نہ ہونا صرف ان انسانوں کا کام ہے جن کی شان ادراک کی سرحد سے پار ہے۔ عمر کے اس حصہ میں جبکہ رنگین خواب دلپذیر نغموں سے معمور ہوتے ہیں اور انسان کیف و سرور میں کھویا ہوا ہوتا ہے، گناہوں سے اجتناب بڑی کامیابی ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایسی فطرت سعید کے مالک تھے کہ جذبات کا بے قابو ہوجانا تو کجا، خیال کا دامن بھی

آلودگیوں سے نہ چھوا تھا۔ دوست ان کے کیرکٹر کی عظمت کو دیکھ کر دنگ رہ گئے۔ دشمن ان کی پاکبازی کے معترف ہوگئے۔ جس ملک میں حسن بے نقاب کو کھلے بندوں متاعِ ایمان پر ڈاکہ ڈالنے کی اجازت ہو، عشق کی کشاکش سے بچ نکلنا ایسی سعادت ہے جو ہوس ناکیوں کا حصہ نہیں ہوسکتی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جوانی شبنم صبح کی طرح آلودگیوں سے پاک تھی۔ اس پاکباز بڑھاپے میں الزام تراشی مخالفوں کی دشمنی ہے، واقعہ نہیں۔

آپؐ سے جس نے معاملہ کیا، دیانتدار پایا۔ اس دیانتداری اور پرہیزگاری کی وجہ سے زبان خلق نے جو "نقارۂ خدا" ہے، آپؐ کو "امین" کہہ کر پکارا۔ آپؐ کی امانت و دیانت کی شہرت گھر گھر پہنچی۔ ایک اونچے گھرانے کی پاکباز اور متمول بیوہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپؐ کو شریک تجارت بنایا اور دوسروں سے دگنا حق الخدمت دیا۔ آپؐ کے حسنِ معاملہ کو دیکھ کر خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے شریک زندگی بننے کی خواہش ظاہر کی۔ شادی کے اس پیغام کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قبول فرمایا۔ جس طرح آپ اپنے مکارم اخلاق کی وجہ سے "امین" مشہور تھے، اسی طرح خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنی پاک دامنی کی وجہ سے عورتوں میں "طاہرہ" کے نام سے معروف تھیں۔ ہر چند دونوں کے سن و سال میں تفاوت تھا مگر ذاتی اوصاف کی مناسبت نے ایک دوسرے کے لئے کشش پیدا کردی۔ چنانچہ مردوں کے ممدوح محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں میں سے ایک نیک سرشت خاتون کو شریک زندگی بنانا پسند فرمالیا۔ شادی کے وقت سرور عالمؐ کی عمر پچیس برس کی تھی اور حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر چالیس کے لگ بھگ تھی۔ متاہل زندگی میں دونوں کے تعلقات محبت کے میٹھے راگ کی طرح خوش گوار تھے۔ ان کی خوشیوں کے بہشت میں غصہ اور وساوس کے سانپ نے راہ نہ پائی تھی۔ چڑچڑا پن جو محبت کی مقراض ہے، ان کے نخل شادمانی کو چھو تک نہ گیا تھا۔

انسانی کیرکٹر کی عظمت اسی میں ہے کہ جس کو جس سے زیادہ واسطہ ہو وہ اس کی بڑائی کا زیادہ اقرار کرے۔ ریاکار کا ڈھول دور سے سہانا معلوم ہوتا ہے، اسے قریب سے دیکھئے تو اس کا پول کھل جاتا ہے۔ نیک انسان کے متعلق دور رہ کر بدگمانیاں رہتی ہیں۔ اس کا قرب اس کی محبوبیت کو اور بڑھا دیتا ہے۔

نرخنامہ اشتہارات
نقیب ختم نبوت

ٹائیٹل کا آخری صفحہ سالم =/۱۰۰۰ روپے
ٹائیٹل دوسرا اور تیسرا صفحہ =/۸۰۰ روپے
عام صفحہ (سالم) =/۳۰۰ روپے
" " (۱/۲) =/۲۰۰ روپے
" " (۱/۴) =/۱۰۰ روپے

مستقل معاونین کے لئے خصوصی رعایت ہوگی